جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

جنت کے اعمال
(۳)

۱۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[۱] عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ”يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ“.[۲]

۲۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ،[۳] قَالَ: خَطَبَنَا[۴] رَسُوْلُ اللّٰهِ فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةِ أَدَمٍ، فَقَالَ: ”أَلَا، لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، أَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَتُحِبُّوْنَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ“؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ”أَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ“؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ”إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا أَنْتُمْ فِيْ سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ[۵] إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِى الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ“.

۳۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ[۶] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ”يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا آدَمُ، فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، قَالَ: ”يَقُوْلُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟

قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ، قَالَ: "فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ"، قَالَ: [فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ"، قَالَ: "فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ، وَإِلَّا كَمُلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ]"[7] قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: "أَبْشِرُوا، فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا، وَمِنْكُمْ رَجُلٌ"، ثُمَّ قَالَ: "[إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ، مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ][8] وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ"، فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ"، فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ".[9]

٤۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[10] قَالَ: تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَأَكْثَرْنَا الْحَدِيثَ، قَالَ: ثُمَّ تَرَاجَعْنَا إِلَى الْبُيُوتِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا غَدَوْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ [وَأُمَمُهُمْ][11]، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ،[12] وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ قَوْمِهِ، حَتّٰى أَتٰى عَلَيَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِي

إِسْرَائِيلَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبُونِي، فَقُلْتُ: رَبِّ[13] مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا أَخُوكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ"، قَالَ: "قُلْتُ: رَبِّ، فَأَيْنَ أُمَّتِي؟ فَقِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ، فَإِذَا الظِّرَابُ ظِرَابُ مَكَّةَ [قَدْ سُدَّتْ][14] بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، [ثُمَّ قِيلَ لِيَ: انْظُرْ عَنْ يَسَارِكَ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا الْأُفُقُ قَدْ سُدَّتْ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ،][15] فَقُلْتُ: رَبِّ، مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: أُمَّتُكَ"، قَالَ: "فَقِيلَ لِيُ: هَلْ رَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ"، قَالَ: "ثُمَّ قِيلَ لِيَ: إِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ،[16] لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ"،[17] قَالَ: فَأَنْشَأَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ"، ثُمَّ أَنْشَأَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: "سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ"، قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فِدًا لَكُمْ أَبِي وَأُمِّي إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ السَّبْعِينَ، فَكُونُوا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ، فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الظِّرَابِ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ، فَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْأُفُقِ، فَإِنِّي رَأَيْتُ [ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُونَ كَثِيرًا]"،[18] قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مَنْ تَبِعَنِي مِنْ أُمَّتِي، رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ"، قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا الثُّلُثَ"، فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا الشَّطْرَ"، فَكَبَّرْنَا، قَالَ: فَتَلَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ"،[19] قَالَ: فَرَاجَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ السَّبْعِينَ، فَقَالُوا: نَرَاهُمْ نَاسًا وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُونَ بِهِ حَتّٰى مَاتُوا عَلَيْهِ، فَنُمِيَ حَدِيثُهُمْ ذٰلِكَ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ،

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ“.

٥۔عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،[٢٠] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ عَالَ [ابْنَتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، أَوْ أُخْتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ]،[٢١] [فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ، وَأَطْعَمَهُنَّ، وَسَقَاهُنَّ، وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَتِهِ]،[٢٢] وَأَدَّبَهُنَّ، وَرَحِمَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، [وَيَتَّقِي اللّٰهَ فِيْهِنَّ]،[٢٣] [حَتّٰى يَمُتْنَ أَوْ يَمُوْتَ عَنْهُنَّ][٢٤] فَلَهُ الْجَنَّةُ“.[٢٥]

٦۔ أَنَّ عَائِشَةَ[٢٦] زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ إِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلَتْنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ“.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

٧۔عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ،[٢٧] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِيْ أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.

٨۔عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ،[٢٨] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”قُمْتُ[٢٩] عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ،[٣٠] وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ“.

۹۔ عَنْ سَهْلٍ،[۳۱] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ[۳۲] فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا"، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے، جن کے دل (نرمی اور لطافت میں) گویا پرندوں کے دل ہوں گے۔[۱]

۲۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ آپ اُس وقت چمڑے کے خیمے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو جنت میں صرف وہی جائے گا جو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے۔[۲] پھر فرمایا: پروردگار، کیا میں نے پہنچا دیا؟ پروردگار، تو گواہ رہنا۔ پھر لوگوں سے پوچھا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جنت والوں میں تم ایک چوتھائی ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں، اے اللہ کے رسول، یقیناً۔ آپ نے دوبارہ پوچھا: کیا تم اِس بات کو پسند کرتے ہو کہ جنت والوں میں تم ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے پھر وہی جواب دیا کہ ہاں، اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ جنت کے لوگوں میں تم آدھے ہو گے۔ (یہ اِس وقت کے لحاظ سے نہیں ہے، اِس وقت تو) تم دوسری امتوں میں ایسے ہو، جیسے سفید بیل کے جسم پر ایک کالا بال یا کالے بیل کے جسم پر ایک سفید بال۔

۳۔ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کہے گا: اے آدم، وہ عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، پروردگار تیری فرماں برداری کے لیے ہر وقت حاضر ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ فرمایا: اللہ کہے گا: دوزخ کے لوگوں کو نکال لو۔ وہ عرض کریں گے: دوزخ کے کتنے لوگ ہیں، پروردگار۔ ارشاد ہوگا: ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے۔[۳] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی وقت ہوگا کہ بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی، اور تم لوگوں کو مدہوش دیکھو گے، حالاں کہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آپ کی یہ بات سن کر سب مسلمان رونے

www.javedahmadghamidi.com

لگے۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر رہو۔ یہ اِس لیے ہوگا کہ ہر نبوت سے پہلے ایک جاہلیت کا زمانہ رہا ہے۔فرمایا: سو یہ لوگ اُنھی میں سے لیے جائیں گے۔[4] پھر اگر گنتی پوری ہوگئی تو ٹھیک، ورنہ منافقین سے پوری ہو جائے گی۔[5] لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ، وہ ایک شخص کون ہوگا (جو ہزار میں سے بچا رہے گا)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے جواب میں فرمایا: خوش ہو جاؤ، اِس لیے کہ یاجوج ماجوج[6] میں سے ہزار دوزخ کے لوگ ہوں گے تو تم میں سے ایک ہوگا۔ پھر فرمایا: تم دو ایسی قوموں کے ساتھ ہو گے کہ وہ جس کے ساتھ مل جائیں، اُس کی تعداد بڑھا دیتی ہیں، یعنی یاجوج ماجوج اور آدم و ابلیس کی اولاد میں سے ہلاک ہونے والے۔[7] اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں میں چوتھائی ہوگے۔ ہم نے یہ سنا تو اللہ کا شکر ادا کیا اور تکبیر بلند کی۔ فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں میں ایک تہائی ہوگے۔ ہم نے پھر شکر ادا کیا اور اللہ اکبر کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں میں آدھے ہوگے۔[8] (یہ اِس وقت کے لحاظ سے نہیں ہے، اِس لیے کہ اِس وقت تو) تم امتوں میں ایسے ہو، جیسے کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال یا وہ خط جو گدھے کے اگلے پاؤں میں ہوتا ہے۔[9]

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

۴۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں دیر تک باتیں کرتے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اِس کے بعد ہم اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ پھر جب صبح ہوئی اور ہم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات (خواب میں) مختلف انبیا اور اُن کی امتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔ چنانچہ ایک نبی گزرے تو اُن کے ساتھ صرف تین آدمی تھے، ایک نبی گزرے تو اُن کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی، ایک نبی گزرے تو اُن کے ساتھ ایک گروہ تھا۔ اِسی طرح ایک نبی گزرے تو اُن کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، یہاں تک کہ میرے پاس سے موسیٰ بن عمران کا گزر ہوا جن کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک بھیڑ تھی۔ اُن کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا تو میں نے پوچھا: پروردگار، یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا: یہ آپ کے بھائی

موسیٰ بن عمران ہیں اور اِن کے ساتھ بنی اسرائیل میں سے اُن کے پیرو ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ میں نے پوچھا: پروردگار، پھر میری امت کہاں ہے؟ ارشاد ہوا: اپنی دائیں جانب دیکھیے۔ میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ٹیلے ہیں، مکہ کے ٹیلے اور لوگوں کے چہرے ہی چہرے ہیں، وہ اُن سے بھرے ہوئے ہیں۔ پھر ارشاد ہوا: اپنے بائیں جانب دیکھیے۔ میں نے دیکھا تو دور افق تک چہرے ہی چہرے تھے اور وہ بھی اُن سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے یہ دیکھا تو پوچھا: پروردگار، یہ کون ہیں؟ ارشاد ہوا: یہ تمھاری امت ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر پوچھا گیا: کیا تم راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: پروردگار، میں ہر لحاظ سے راضی ہوں۔ آپ کا بیان ہے کہ پھر مجھے بتایا گیا کہ اِن لوگوں کے ساتھ ستر ہزار ایسے بھی ہوں گے جو بغیر کسی حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔[1] راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی، اپنے پروردگار سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کرے۔ آپ نے دعا کی: پروردگار، اِس کو اُن میں شامل کر دے۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کی: اللہ کے نبی، اپنے رب سے میرے لیے بھی دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُنھی میں شامل کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اِس میں تو اب عکاشہ تم پر سبقت لے گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ماں باپ تم لوگوں پر قربان ہوں، اگر تم اُن ستر ہزار میں شامل ہو سکو، (جن کا ذکر ہوا) تو اُن میں شامل ہونے کی کوشش کرنا۔ اگر اِس سے قاصر رہ جاؤ تو کوشش کرو کہ ٹیلے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو افق تک پھیلے ہوئے لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرو۔ اُس میں بڑی گنجایش ہے، اِس لیے کہ میں نے بہت سے لوگوں کو وہاں جمع ہوتے اور ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اِس کے بعد آپ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میری امت میں سے میری پیروی کرنے والے جنت کا ایک چوتھائی ہوں۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ہم نے یہ سن کر اللہ اکبر کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ جنت کے ایک تہائی ہو، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ہم نے پھر تکبیر بلند کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ جنت کا نصف ہو۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں: ہم نے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

پھر اللہ اکبر کہا۔ اِس کے بعد آپ نے (اہل جنت کے بارے میں سورۂ واقعہ کی) وہ آیتیں تلاوت فرمائیں جن میں کہا گیا ہے: ''وہ اگلوں میں بھی ایک بڑا گروہ ہوں گے، اور پچھلوں میں بھی ایک بڑا گروہ''۔ وہ کہتے ہیں کہ اب لوگوں میں بحث شروع ہوگئی کہ یہ ستر ہزار کون ہوں گے۔ اِس پر بعض لوگوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ اِس سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے اور اُسی پر عمل کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوگئے۔ پھر اُن کی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا: نہیں، ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے، نہ جسم کو داغیں گے، نہ برے شگون لیں گے اور (زندگی کے تمام معاملات میں) اپنے رب ہی پر بھروسا رکھیں گے۔[11]

۵۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو یا تین بیٹیوں یا دو یا تین بہنوں کی پرورش کی اور یہ ذمہ داری صبر و استقامت کے ساتھ نبھائی، اِس پر جزع فزع نہیں کی (کہ لڑکیاں پیدا ہوگئیں) اور جو ثروت خدا نے بخشی تھی، اُس سے فائدہ اٹھا کر اُنھیں کھلایا پلایا، پہنایا، اُنھیں تہذیب سکھائی، اُن کی شادیاں کیں، اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا اور اُن کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا رہا، یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئیں یا اُن کو چھوڑ کر یہ دنیا سے رخصت ہوگیا، اُس شخص کے لیے جنت ہے۔[12]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی۔ اُس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اُس نے دست سوال دراز کیا تو میرے پاس اُس کو دینے کے لیے صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہی اُس عورت کو دے دی تو اُس نے وہ لے کر آدھی آدھی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی، اُس میں سے خود کچھ نہیں کھایا۔ پھر وہ اور اُس کی بچیاں اُٹھیں اور چلی گئیں۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو میں نے اُس کی یہ بات آپ کو سنائی۔ اِس پر آپ نے فرمایا: جسے اِن بچیوں سے آزمایا جائے اور وہ اِن کے ساتھ حسن سلوک کرے،[13] اُس کے لیے یہ جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

۷۔ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُس شخص کے لیے سواد جنت میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھگڑا چھوڑ دے، اگر چہ حق پر ہو۔اور اُس شخص کے لیے وسط جنت میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو جھوٹ نہ بولے، اگر چہ ہنسی مذاق سے ہو۔اور اُس شخص کے لیے بھی فردوس بریں میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے۔

۸۔اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُس میں داخل ہونے والے زیادہ تر مساکین ہیں، جب کہ مال دار حساب کتاب کے لیے روک لیے گئے ہیں۔[۱۴]

۹۔سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اِس طرح ہوں گے۔آپ نے اپنی دو انگلیوں، شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں میں کچھ فاصلہ رکھا۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

ترجمے کے حواشی

۱۔یہی دل ہیں جنھیں خدا کی یاددہانی کرائی جائے تو اُس کے حضور میں پیشی کے اندیشے سے لرزاں و ترساں ہو جاتے، قرآن سنایا جائے تو آنسو بن کر بہ نکلتے، پیغمبر کو دیکھ لیں تو سراپا اطاعت بن جاتے اور انسانوں کی طرف متوجہ ہوں تو مجسم شفقت و محبت ہو کر اُن سے متعلق ہر حق کو انصاف کے ساتھ، بلکہ اِس سے آگے بڑھ کر احسان کے جذبے سے ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جنت اِسی نرمی، لطافت اور خداترسی کا صلہ ہے۔سختی، درشتی، خشونت اور قساوت اِس کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اِس ارشاد میں اِسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اِس کا بہترین نمونہ خود آپ کی ذات والا صفات تھی۔ یہ نمونہ آپ کے ماننے والوں میں سے ہر شخص کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اِس لیے کہ اِسی کی پیروی جنت کی ضمانت ہے۔

۲۔یعنی خدا کو اپنے آقا، اپنے معبود اور کائنات کے بادشاہ کی حیثیت سے تسلیم کرلے اور اُس کے احکام کی پیروی کے لیے تیار رہے۔

۳۔ یہ اُسی طرح کا اسلوب ہے، جس طرح ہم کہتے ہیں کہ فلاں معاملے میں ایک فی ہزار لوگ بھی صحیح رویہ اختیار کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہوئے۔ قرآن کی سورۂ اعراف (۷) میں بھی تنبیہ اور تہدید کے ایک موقع پر فرمایا ہے: 'وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ'، ''جنوں اور انسانوں میں سے بہتوں کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے'' (۱۷۹)۔ مدعا یہ ہے کہ جنت کے لیے بہت کم لوگ منتخب ہو سکیں گے، زیادہ تعداد اُنھی لوگوں کی ہو گی جو حساب کے بعد پہلے مرحلے میں دوزخ ہی کے مستحق قرار پائیں گے۔

۴۔ یعنی اُن لوگوں میں سے ہوں گے جو پیغمبروں کی ہدایت سے محروم رہے اور عقل و فطرت کی جو روشنی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی، اُس سے بھی کسب فیض نہیں کر سکے۔ چنانچہ خواہشوں کی اسیری میں زندگی بسر کر کے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۵۔ یعنی اُن لوگوں سے پوری ہو جائے گی جو پیغمبروں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد بظاہر ایمان لے آئے، لیکن حقیقت میں خدا اور اُس کے رسولوں کی ہدایت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئے۔ لفظ 'مُنَافِقِيْن' قرآن میں اِسی طرح کے لوگوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۶۔ یہ دونوں نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں جو ایشیا کے شمالی علاقوں میں آباد ہوئی۔ پھر اُنھی کے بعض قبائل یورپ پہنچے اور اِس کے بعد چند صدی پہلے امریکا اور آسٹریلیا کو آباد کیا۔ اِن میں سے ایک بڑی تعداد نے اگرچہ مسیح علیہ السلام کو مانا ہے، لیکن خدا کے پیغمبر کی حیثیت سے نہیں، بلکہ اُس کے بیٹے اور جسدی ظہور کی حیثیت سے مانا ہے۔ باقی زیادہ تر توہمات کے پیرو رہے ہیں۔ دور حاضر میں اِنھی کی ایک بڑی تعداد اب الحاد کی علم بردار بن کر کھڑی ہو رہی ہے۔ قرآن اور بائیبل، دونوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اِنھی کا خروج ہے جس کے بعد قیامت برپا ہو جائے گی۔

۷۔ مطلب یہ ہے کہ اِن دونوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی۔ تاہم جب تک دنیا قائم ہے، تمھیں اِنھی کے ساتھ رہنا ہے اور اِنھی کے ساتھ رہتے ہوئے اور اِن کے تمام انحرافات کے باوجود اپنے آپ کو خدا کی ہدایت پر قائم رکھنے کی جدوجہد کرنی ہے۔

۸۔ یعنی اُن لوگوں کے مقابلے میں جو دوسری امتوں میں سے جنت کے لیے منتخب کیے جائیں گے۔ یہ غالباً اِس لیے ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کی آبادی تیزی کے ساتھ بڑھی اور دیکھتے دیکھتے اربوں تک پہنچ گئی

ہے۔

۹۔یعنی تعداد میں بہت کم ہو۔روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کے حین حیات ایمان لانے والے ایک لاکھ سے کچھ ہی زیادہ تھے۔ یہ تشبیہ اُسی کے پیش نظر ہے۔

۱۰۔یعنی اُن کا معاملہ ایسا صاف ہوگا کہ کسی حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ اِس کے بغیر ہی جنت میں داخل ہو جائیں گے، جیسے صدیق و فاروق اور اِسی شان کے بعض دوسرے صحابہ و تابعین۔

۱۱۔یعنی شرک کی ادنیٰ صورتوں سے بھی محفوظ ہوں گے اور اپنے علم و عمل میں تفویض اور توکل کے اُس مقام پر ہوں گے جسے قرآن مجید میں بعض موقعوں پر اپنے آپ کو اپنے رب کے حوالے کر دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام اِسی کے حاملین میں انسانی تاریخ کی نمایاں ترین ہستی ہیں۔

۱۲۔اِس لیے کہ وہ خدا پر سچے ایمان اور اُس کے حضور میں جواب دہی کے احساس کے ساتھ یہ سب کرتا ہے۔

۱۳۔یعنی اِس کو خدا کی آزمایش سمجھ کر اُن سے حسن سلوک کرے۔

۱۴۔یہ غالباً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی رؤیا ہے جسے اِس طرح بیان کر دیا گیا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۵۰۷۸ سے لیا گیا ہے۔اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ ان مصادر میں نقل ہوئی ہے: مسند ابو داؤد طیالسی، رقم ۲۵۰۳۔ مسند احمد، رقم ۸۱۸۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۸۴۹۔

۲۔عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۷۰۷۵ میں اہل یمن کی یہی صفت اِس طرح بیان ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'أَهْلُ الْيَمَنِ أَرَقُّ قُلُوبًا، وَأَلْيَنُ أَفْئِدَةً، وَأَنْجَعُ طَاعَةً'' یمن کے لوگ دل و دماغ کے نرم اور رقیق اور خوب اطاعت گزار ہوتے ہیں''۔

۳۔اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۳۳۱ سے لیا گیا ہے۔اِسے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔اُن سے یہ جن کتابوں میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: صحیح بخاری، رقم ۶۰۷۴۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۸۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۵۱۷۹۔

یہی مضمون انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے اور ان مصادر میں دیکھ لیا جا

سکتا ہے: مسند عبد بن حمید، رقم ۱۱۹۵۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۰۸۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۱۳۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۷۹۷۔

۴۔ بعض روایات مثلاً، مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۲۹۹ میں منقول ہے کہ آپ نے یہ خطبہ منیٰ میں دیا۔ اِسی طرح السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۹۵۱۷ اور بعض دوسری روایتوں میں یہ بات بھی نقل ہوئی ہے کہ اُس وقت تقریباً چالیس افراد آپ کے اردگرد موجود تھے۔

۵۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۷۴ میں 'فِي سِوَاكُم مِنَ الأُمَمِ' کے بجاے 'فِي أَهْلِ الشِّرْكِ' ''اہل شرک میں'' کے الفاظ ہیں۔

۶۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح مسلم، رقم ۳۳۲ سے لیا گیا ہے۔ اِسے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اور یہ اِن مصادر میں دیکھ لی جا سکتی ہے: مسند احمد، رقم ۱۱۰۶۶۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۹۲۵۔ صحیح بخاری، رقم ۳۱۲۱، ۴۳۹۷، ۶۰۷۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۸۲۶۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۹۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۷۔

یہی مضمون عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے یہ جن مصادر میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، ۱۹۴۳۵، ۱۹۴۵۵۔ سنن ترمذی، رقم ۳۱۱۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۴۷۴۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۶، ۲۸۴۳۔

۷۔ یہ اضافہ سنن ترمذی، رقم ۳۱۱۱ میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۸۔ یہ اضافہ مسند احمد، رقم ۱۹۴۵۵ میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۹۔ مسند احمد، رقم ۱۹۴۵۵ میں یہی بات عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اِن الفاظ میں روایت ہوئی ہے: 'أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ' ''تمام امتوں میں تم لوگ اونٹ کے پہلو میں نشان کی طرح ہو گے''۔

۱۰۔ اِس حدیث کا متن اصلاً مستدرک حاکم، رقم ۸۸۲۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۳۴۷، ۴۰۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۳۰۱۶۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۳۵۲، ۴۰۲۔ مسند احمد، رقم ۳۶۷۵، ۳۶۹۰، ۳۸۵۷۔ مسند بزار، رقم ۱۶۳۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۲۸۱۔ مسند شاشی، رقم ۶۰۵، ۲۶۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۲۱۸۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۹۶۵۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۳۴۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی ۱۹۴۴۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون جن دوسرے صحابہ سے نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ، انس بن مالک انصاری رضی

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، ثوبان رضی اللہ عنہ، آمنہ بنت محصن رضی اللہ عنہا، عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں منقول ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۱۰۳۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۵۷۔ مسند احمد، رقم ۷۸۱۷، ۸۹۹۴، ۹۶۶۷، ۱۹۴۶۶، ۱۹۵۱۶۔ سنن دارمی، رقم ۲۷۲۰، ۲۷۳۶۔ صحیح بخاری، رقم ۳۱۸۱، ۵۲۹۷، ۵۳۳۸، ۵۳۹۰، ۶۰۸۷۔ صحیح مسلم، رقم ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۸۔ مسند بزار، رقم ۹۱۴، ۱۳۰۸، ۲۱۶۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۷۳۰۴۔ صحیح ابن حبان ۶۲۲۳، ۶۵۶۸، ۷۴۰۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۵۰۲۵۔ المعجم الاوسط، طبرانی، ۹۳۹۹۔ مستدرک حاکم، ۴۹۵۹۔

۱۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۵۰۵۔

۱۲۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۶۸ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ' ''ایک نبی گزریں گے تو اُن کے ساتھ دس لوگ ہوں گے، اور ایک گزریں گے تو اُن کے ساتھ پانچ ہوں گے''۔

۱۳۔ صحیح بخاری، رقم ۶۰۶۹ میں یہاں 'رب' کے بجائے جبریل علیہ السلام کا ذکر ہے۔

۱۴۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۴۰۲۔

۱۵۔ مسند احمد، رقم ۳۶۷۵۔

۱۶۔ مسند احمد رقم ۱۸۵۰۵ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی بات اِس اضافے کے ساتھ نقل ہوئی ہے:

'أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: "سَأَلْتُ رَبِّيْ فَوَعَدَنِيْ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ، فَزَادَنِيْ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، فَقُلْتُ: أَيْ رَبِّ، إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ مُهَاجِرِيْ أُمَّتِيْ؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَكَ مِنَ الْأَعْرَابِ".

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے درخواست کی تو اُس نے مجھ سے وعدہ کر لیا کہ وہ میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو چودھویں کی رات کے چاند کی طرح چمکتا دمکتا جنت میں داخل کرے گا۔ میں نے اِس میں مزید اضافہ کی درخواست کی تو میرے پروردگار نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا اضافہ کر دیا۔ میں نے پوچھا: پروردگار، اگر یہ لوگ میری امت کے مہاجرین میں سے نہ ہوئے؟ اللہ نے فرمایا: پھر میں یہ تعداد تمھارے لیے دیہات کے لوگوں میں سے پوری کر دوں گا''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ، ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے جس کی حقیقت اُس کے ظہور کے بعد ہی معلوم ہو گی۔

۱۷۔ صحیح بخاری رقم ۶۰۶۹ میں 'وَلَا حِسَابَ' کے بعد 'وَلَا عَذَابَ' کا اضافہ نقل ہوا ہے۔

۱۸۔ مسند طیالسی، رقم ۴۰۰۔ اصل روایت میں 'یَتَهَرَّشُوْنَ' ہے جس کی مناسبت یہاں سمجھ میں نہیں آتی۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ غالباً نقل کی غلطی ہے۔ چنانچہ دوسری روایتوں میں وہی لفظ ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے۔

۱۹۔ الواقعہ ۵۶: ۳۹-۴۰۔

۲۰۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۱۷۰۶ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۵۲۔ مسند احمد بن حنبل، رقم ۱۱۱۶۹، ۱۱۷۰۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۵۱۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۴۸۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۳۱، ۱۸۳۵۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی مضمون انس بن مالک رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اِن صحابہ سے اِس کے مصادر یہ ہیں:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۴۸۵۰، ۲۴۸۵۳۔ مسند احمد، رقم ۱۲۲۶۱، ۱۲۳۵۳، ۱۳۹۶۰، ۱۷۰۷۲، ۲۴۸۴۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۳۸۵۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۳۳۔ صحیح مسلم، رقم ۴۷۷۱۔ مسند بزار، رقم ۲۳۷۳۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۵۲۔ مسند ابی یعلیٰ ۱۷۴۹، ۲۱۸۰۔ المعجم الاوسط طبرانی، رقم ۵۷۳، ۵۲۹۹، ۸۳۷۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۷۴۱۴۔

۲۱۔ یہ اضافہ سنن ابوداؤد، رقم ۱۲۲۶۱ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۲۲۔ یہ اضافہ سنن ابن ماجہ رقم، ۳۶۶۷ میں عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۲۳۔ مسند احمد، رقم ۱۱۱۶۹۔

۲۴۔ یہ اضافہ سنن ابوداؤد، رقم ۱۲۲۶۱ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے لیا گیا ہے۔

۲۵۔ انس بن مالک سے مروی بعض طرق، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۴۷۷۱ میں یہاں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَنَا وَهُوَ، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ'' میں اور وہ قیامت کے دن اِس طرح آئیں گے۔ آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا''۔

۲۶۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۷۶۹ سے لیا گیا ہے۔ سیدہ عائشہ سے یہ درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہے:

مسند طیالسی، رقم ۱۵۳۹۔ مسند اسحاق، رقم ۱۵۱۴، ۱۵۱۵۔ مسند احمد ۲۳۵۰۴، ۲۴۰۱۳، ۲۴۷۶۳، ۲۵۴۷۶۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۴۸۲۔ صحیح بخاری، رقم ۱۳۳۴، ۵۵۶۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۳۲، ۱۸۳۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۱۵۔

۲۷۔ اِس روایت کا متن سنن ابوداؤد، رقم ۴۱۶۹ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوامامہ اِنھی کی کنیت ہے۔ اِن سے یہ روایت السنن الکبریٰ بیہقی، رقم ۹۵۰۷ میں بھی نقل ہوئی ہے۔

۲۸۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۴۹۲۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے: مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۱۵۵۔ مسند احمد، رقم ۲۱۲۳۲، ۲۱۲۷۳۔ صحیح بخاری، رقم ۴۸۲۲، ۶۰۹۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۹۲۲، ۱۱۲۶۰، ۱۱۳۲۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۸۱۔

یہی مضمون جن دوسرے صحابہ سے نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اِن صحابہ سے اِس کے مصادر درج ذیل ہیں:

مسند طیالسی، رقم ۸۶۵، ۲۸۷۳۔ مسند احمد، رقم ۲۰۱۰، ۶۶۳۲، ۷۷۵۲، ۱۹۴۰۵، ۱۹۵۳۱۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۶۹۸۔ صحیح بخاری، رقم ۴۸۲۴، ۵۹۹۵، ۶۰۵۱۔ صحیح مسلم، رقم ۴۹۲۶۔ سنن ترمذی، رقم ۲۵۴۴۔ مسند بزار، رقم ۱۱۰۳، ۳۰۴۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۹۱۸، ۸۹۱۹، ۸۰۲۰، ۸۹۲۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۶۱۵، ۷۶۴۹۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۲۶۰۲، ۱۲۶۰۴، ۱۴۶۵۱۔

۲۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی رقم ۸۹۲۱ میں 'قُمْتُ' کے بجائے 'اِطَّلَعْتُ' کا لفظ ہے۔ اِسی طرح عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند طیالسی رقم ۸۶۵ میں 'نَظَرْتُ' کا لفظ آیا ہے۔

۳۰۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۸۶۵ میں 'الْمَسَاكِيْن' کے بجائے 'الْفُقَرَاء' کا لفظ ہے۔

۳۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۴۹۱۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

مسند احمد، رقم ۲۲۲۲۷۔ صحیح بخاری، رقم ۵۵۷۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۳۷۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۴۸۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۵۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۷۲۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۷۵۰۰۔

اُن کے علاوہ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سعد رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہوئی ہے اور اِن مصادر میں منقول ہے: مسند احمد، رقم ۸۶۸۲۔ صحیح مسلم، رقم ۵۳۰۰۔ السنن الکبریٰ نسائی، رقم ۲۳۴۱۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۰۸۰۳۔

۳۲۔ صحیح مسلم، رقم ۵۳۰۰ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اِس جگہ 'كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ' ''خواہ وہ یتیم اُس کا اپنا ہو یا کسی دوسرے کا'' کے الفاظ آئے ہیں۔

یتیم کے لیے قربانی دینے والوں کا کیا مقام ہے؟ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۶۱۴ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اِس کے بارے میں یہ روایت بھی نقل ہوئی ہے:

'عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُفْتَحُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ، إِلَّا أَنَّهُ تَأْتِي امْرَأَةٌ تُبَادِرُنِي، فَأَقُولُ لَهَا: مَا لَكِ؟ وَمَنْ أَنْتِ؟ فَتَقُولُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلٰى أَيْتَامٍ لِي".

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔ مگر اُس وقت ایک عورت آئے گی اور مجھ سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گی۔ اِس پر میں کہوں گا: کیوں، کون ہو تم؟ اِس کے جواب میں وہ کہے گی: میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کے لیے بیٹھی رہی اور آگے شادی نہیں کی''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجه. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي.

بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط ١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**.ط ١ . تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط ١ . بيروت: دار إحياء التراث العربي.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط ١ . بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**.ط٣ .تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي.(١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرىٰ لبيهقي**.ط ١ . تحقيق: محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**.ط ١ . تحقيق: أبو اسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي** . ط ١ . تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط ١ . تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت).**صحيح المسلم**. ط ١ . تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **سنن النسائي الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبدالفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى للنسائي**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com